

4017۔ جس عورت پر مجرمانہ حملہ ہو تو کیا اس پر اپنا دفاع کرنا اور عزت بچانی واجب ہے

سوال

جب کوئی کسی عورت کی عزت لوٹنا چاہے تو کیا اس عورت پر اپنا دفاع کرنا واجب ہے اور کیا اس کے لیے عزت بچانے کی خاطر اسلحہ استعمال کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

مگرہ یعنی جس عورت سے جبراً زنا کیا جائے اس پر اپنا دفاع کرنا واجب ہے، اور اسے مجرمانہ حملہ کرنے والے کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرنا چاہیے چاہے اسے حملہ آور کو قتل ہی کیوں نہ کرنا پڑے، اس کا اپنے نفس سے دفاع کرنا واجب ہے، اور اس کے ساتھ جبراً زنا کرنے والے کو قتل کرنے پر اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو اپنے مال کو بچاتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے، اور جو اپنے خون کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے، اور جو کوئی اپنی دین کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے، اور جو کوئی اپنے گھر والوں کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے) اسے ابن جان نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں ہے : قولہ : (جو کوئی اپنے گھر والوں کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے) یعنی اپنی بیوی یا اپنی عزیزہ کی عزت بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے۔

اور جب مرد کے لیے اپنی بیوی کو زنا سے بچانے کے لیے اس سے زنا کرنے والے کے ساتھ لڑائی کرنی جائز ہے چاہے وہ اسے قتل ہی کر دے، یعنی دفاع میں قتل کر دے تو بالاولیٰ عورت کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ اپنا دفاع کرے اور عزت لوٹنے کی کوشش کرنے والے سے اپنا دفاع کرے چاہے وہ قتل ہی کیوں نہ ہو جائے، اس لیے کہ اگر وہ اپنا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دی جائے تو شہید ہوگی، جس طرح اس کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے خاوند قتل کر دیا جائے تو شہید ہوگا۔

اور شہادت کا درجہ بہت ہی عالی اور بلند مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے راستے فوت ہونے سے حاصل ہوتا ہے اور اس راستے میں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے یہ سب کچھ اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس طرح کا دفاع اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے : یعنی خاوند کا اپنی بیوی کی عزت کی حفاظت کرنا اور عورت کا اپنی عزت کا دفاع کرنا۔

لیکن جب وہ اپنے آپ کا دفاع نہ کر سکے اور وہ فاسق اور فاجر اس پر غالب آجائے اور اس کے ساتھ جبراً زنا کرے تو اس عورت پر نہ تو حد ہے اور نہ ہی اسے تعزیر لگائی جائے گی، بلکہ حد تو خیس اور ظالم و گنہگار پر ہوگی۔

ابن قدامر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب المغنی میں کہا ہے :

(امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت جس نے اپنی عزت بچانے کی خاطر مجرمانہ حملہ کرنے والے شخص کو قتل کر دیا کے بارہ میں کہا : جب وہ عورت یہ جان لے کہ مجرم صرف اس کی عزت کے درپے ہے تو اس نے اپنی عزت بچانے کی خاطر اسے قتل کر دیا تو اس عورت پر کچھ بھی نہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث ذکر کی ہے جسے زہری قاسم بن محمد عن عبید بن عمیر سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہذیل قبیلہ کے کچھ لوگوں کا مہمان بنا اور اس نے ایک عورت کی عزت لوٹنے کی کوشش کی تو عورت نے اسے ہتھ مارا تو وہ قتل ہو گیا، لہذا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے لگے :

اللہ کی قسم کبھی بھی اس کی دیت نہیں دی جائے گی (یعنی اس کی دیت ادا نہیں کی جائے گی) اور اس لیے بھی کہ جب اپنے مال کا جسے خرچ کرنا جائز اور مباح ہے کا دفاع کرنا جائز ہے تو پھر عورت کا اپنے نفس و عزت کا دفاع کرنا اور اسے فحاشی و زنا جو کسی بھی حال میں جائز نہیں سے محفوظ کرنا مرد کا اپنے مال کی حفاظت و دفاع کرنے سے بالاولیٰ جائز ہوگا۔

اور جب یہ ثابت ہو گیا تو عورت پر بھی واجب ہے کہ وہ حتی الامکان اپنا دفاع کرے، کیونکہ اس پر اس مجرم کا حاوی ہونا حرام ہے، اور اور اپنا دفاع نہ کرنا اسے اپنے اوپر حاوی کرنا ہے) دیکھیں: المغنی لابن قدامة (331/8)۔

واللہ اعلم: دیکھیں: المفصل فی احکام المرأة (42/5-43)۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "الطریق الحکمیہ (18) میں لکھتے ہیں: الفصل: اور اس میں سے یہ بھی ہے :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پوچھا تو اس نے زنا کی اقرار کر لیا اور عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے ہوسکتا ہے اس عورت کا کوئی عذر ہو، پھر اس عورت کو کہنے لگے: تو نے زنا کیوں کیا؟

وہ کہنے لگی: میرا چاچا میں ایک شراکت دار ہے، اور اس کے اونٹوں میں پانی اور دودھ بھی ہے لیکن میرے اونٹوں میں پانی اور دودھ نہیں تھا، مجھے پیاس لگی تو میں نے اس سے پانی مانگا اور اس نے پانی پلانے سے انکار کر دیا اور شرط رکھی کہ میں اسے اپنا آپ دوں تو وہ مجھے پانی دے گا لیکن میں نے اس کے سامنے تین بار انکار کیا۔

اور جب مجھے پیاس زیادہ لگی اور مجھے گمان ہوا کہ میری جان نکلنے والی ہے تو میں نے اس کا مطالبہ پورا کر دیا تو اس نے مجھے پانی پلایا، تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے لگے: اللہ اکبر:

﴿تو جو مجبور اور بے قرار ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے﴾۔

اور سنن بیہقی میں ہے کہ:

ابو عبد الرحمن السلمی بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک عورت آئی جسے پیاس نے مجبور کر دیا اور وہ ایک چرواہے کے پاس سے گزری تو اس سے پانی طلب کیا، لیکن اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر تم اپنا آپ میرے سپرد کر دو تو میں پانی دوں گا۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو رجم کرنے کے بارہ میں لوگوں سے مشورہ کیا تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے یہ تو مضطر اور مجبور ہے میرے خیال میں اسے کچھ نہیں کہنا چاہیے تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے حد نہیں لگائی، اور عمل بھی اسی پر ہے۔

کہ اگر کوئی عورت کھانے یا پانی کے لیے مجبور ہو جاتی ہے اور آدمی اسے اس شرط پر یہ دے کہ وہ اپنا آپ اس کے سپرد کر دے اور اس عورت کو بھوک و پیاس کی بنا پر ہلاک ہونے کا خدشہ ہو اور اس نے اپنا آپ اس شخص کے سپرد کر دیا تو اس عورت پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ: کیا اس کے لیے اس حالت میں اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دینا جائز ہے یا اس پر واجب ہے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے چاہے اسی حالت میں اسے موت بھی آجائے اسے اپنے آپ کو اس شخص کے سپرد نہیں کرنا چاہیے؟

جواب میں کہا جائے گا: اس کا حکم زنا پر مکرہہ یعنی مجبور کی گئی عورت کا ہی ہوگا جسے یہ کہا گیا ہو کہ: یا تو اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو یا پھر میں تجھے قتل کر دوں گا۔

اور مکرہہ یعنی مجبور عورت پر حد نہیں، اس کے لیے قتل کے بدلہ میں ایسا کرنا جائز ہے، اور اگر وہ قتل ہونے پر صبر کرتی ہے تو یہ اس کے لیے افضل اور بہتر ہے (لیکن ایسا کرنا اس پر واجب اور ضروری نہیں)۔

واللہ اعلم.